چھٹکارا نہیں ملے گا۔ فرق صرف اتنا ہو جائے گا کہ ہماری نفسیات اور کدورت کسی ایسی طرف منتقل ہو جائے گی جہاں اور بھی زیادہ شدت سے شر و فساد اور تباہی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ خوش اخلاقی اور راست بازی ہمیشہ خود اختیاری ہوتی ہے۔ در اصل فہم و دانش ہی سے انسان امن و مسرت حاصل کر سکیں گے۔

عقائد، نصب العین اور منظّم مذاہب ہمیں اپنے ہمسایوں کا مخالف بنا رہے ہیں۔ صرف مختلف معاشرتی نظاموں میں نہیں بلکہ ایک ہی سوسائٹی کی مختلف جماعتوں میں بھی آویزش اور نفاق پایا جاتا ہے۔ یہ ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ جب تک ہمیں تحفظ کی تلاش رہے گی، اور ہم اپنے اپنے ملک کی گرویدہ رہیں گے، یا مقولوں اور ذہنی تصورات کے پابند رہیں گے، اس وقت تک خود ہم میں اور نیز دنیا بھر میں نزاع اور رنج و الم کے سامان موجود رہیں گے۔ علاوہ بریں حب الوطنی کا سوال بھی غور طلب ہے۔ حب الوطنی کا جذبہ ہم کب محسوس کرتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس جذبہ کی تحریک تو روز مرّہ نہیں ہوتی۔ محبِ وطن بننے کی ہمیں نہایت سرگرمی سے ترغیب اسکول کی کتابوں سے، اخبارات اور تشہیر کے مختلف طریقوں سے دی جاتی ہے۔ اور ملک کے مشاہیر کے کارناموں کو نہایت آب و تاب سے بیان کر کے قومی فخر و تکبر کو اُبھارا جاتا ہے اور یہ دل نشین کیا جاتا ہے کہ اپنا ملک، اپنا طریق زندگی غیروں سے کہیں افضل اور اعلیٰ ہے۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک حب وطن کے جذبہ کی بدولت

ہمارے غرور کو تقویت پہنچتی رہتی ہے۔ اس قسم کے متواتر تذکرے کہ ہم ایک مخصوص سیاسی یا مذہبی جماعت کے رکن ہیں، یا ہم ایک برگزیدہ قوم کے رکن ہیں، ہماری خفیف الطبع خودی کو بھلے ضرور معلوم ہوتے ہیں اور کشتی کے بادبان کی طرح ہم پھول جاتے ہیں، مگر بالآخر اپنے ملک یا قوم یا تصورات کے لیے مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ کس قدر فطرت انسانی کے خلاف اور حماقت کی نشانی ہے۔ یقیناً انسان تو محض قومیت اور معیار پرستی کی حد بندیوں سے بالاتر ہے۔ قومیت کی تفریق دنیا میں آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ حب وطن کے سرور کو دوبالا کر کے بڑی ہوشیاری سے اپنی مطلب بر آری ایسے لوگ کرتے ہیں جو اپنے ملک کے حدود میں توسیع، اختیارات میں وسعت اور دولت میں اضافہ چاہتے ہیں۔ ہر شخص اس کارروائی میں اس وجہ سے حصہ لیتا رہتا ہے کہ خود ہی ہم سب اس کے خواہش مند رہا کرتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کو فتح کر لینے سے اور وہاں کے باشندوں کو قابو میں لانے سے تجارت کو فروغ ہوتا ہے، اور نیز سیاسی اور مذہبی نظریات کی اشاعت کے لیے موقع ہاتھ آجاتا ہے۔

اس طرز کے تشدد اور سینہ زوری پر بلا تعصب غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے دل و دماغ کو کسی خاص قوم یا ملک یا معیاری تصورات کے ساتھ وابستہ نہ کریں اور صداقت کی تلاش جاری رکھیں۔ دوسروں کی ہدایات اور رائے سے متاثر ہوئے بغیر کسی امر کی